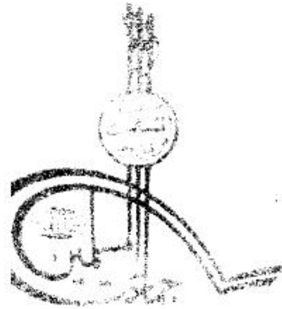
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حق پرستی کے شرعی اُصول

شمس الحسن



جماعت المسلمین

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

① حق پرستی کے شرعی اُصول

● شمس الحسن

② فرقہ وارانہ مذاہب والوں سے اہم سوالات

● عبدالحمید

③ "ڈاکٹر اسرار احمدؒ" اور ان کا فلسفۂ دعوت اِلی اللہ۔

● محمد یوسف

④ اِلٰہی! پھر یہ کعبے کے نگہباں ایک ہو جاتے۔

● کاشف آفاقی

جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حق پرستی کے شرعی اُصول

۱۔ فرقہ پرستوں کی مذہبی فریب کاریاں

فرقہ پرستوں کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ وہ اللہ تعالٰے اور ایمان والوں یعنی حق پرستوں کو اپنی غلط بیانی کے ذریعہ دھوکا دیتے ہیں۔ فرقہ پرست اپنی اس فریب کاری کے باعث نہ صرف خود فرقہ پرستی کو عین اسلام سمجھتے ہیں بلکہ وہ حق پرستوں کے سامنے بھی فرقہ وارانہ مذاہب کو دینِ اسلام ظاہر کرتے ہیں۔

ثبوت کے لئے شریعت بل شق ۵ کا مندرجہ ذیل بیان ملاحظہ فرمائیں جس میں مذہبی فرقوں کو مسلمہ اسلامی فرقے قرار دیا گیا ہے حالانکہ قرآن پاک اور صحیح احادیث سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ دینِ اسلام میں فرقہ بندی حرام ہے لہٰذا یہ کتنی حیرت کی بات اور کتنے افسوس کا مقام ہے کہ جو چیز شریعت کے نزدیک اسلامی نہیں بلکہ حرام ہے اُسے شریعت بل کی شق ۵ میں مسلمہ اسلامی فرقوں کے الفاظ میں مسلمہ اسلامی چیز قرار دیا گیا ہے۔

اب شریعت بل شق ۵ ملاحظہ فرمایئے:۔

مسلمہ اسلامی فرقوں کے شخصی معاملات ان کے اپنے اپنے فقہی مسلک کے مطابق طے کئے جائینگے۔

(شریعت بل ۵)

کیا اس شق کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ فرقہ بندی کوئی بری چیز ہے۔ ہرگز نہیں۔

۲۔ اسلام اور فرقہ پرستی میں فرق

اسلام اور فرقہ پرستی حق اور باطل کے دو مخالف و متضاد راستے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اسلام میں فرقہ پرستی نہیں ہے اور فرقوں میں اسلام نہیں ہے۔ اسلام اور فرقہ پرستی کا یہ واضح فرق مندرجہ ذیل قرآنی مجید کی آیات سے مکمل طور پر ثابت ہے۔

(۱) اللہ تعالٰے فرماتا ہے:۔

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران ۱۹)

بے شک اللہ کے نزدیک دین تو (بس) اسلام ہے۔

(۲) اللہ تعالٰے فرماتا ہے:۔

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا ۝ (المائدہ۔ ۳)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور میں نے تمہارے لئے بلحاظ دین کے اسلام کو پسند کیا۔

(٣) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا
فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (آل عمران۔ ٨٥)

جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا متلاشی ہوگا تو وہ دین اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

(٤) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا
تَفَرَّقُوْا (آل عمران۔ ١٠٣)

اور (اے ایمان والو) اللہ کی رسی (اسلام) کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑو اور فرقہ فرقہ نہ بنو۔

(٥) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا
وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ
الْبَيِّنٰتُ وَأُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ۝ (آل عمران - ١٠٥)

اور (اے ایمان والو) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقے فرقے ہوگئے اور واضح دلائل آنے کے بعد بھی اپنے اختلافات پر جمے رہے ایسے لوگوں کے لئے عذاب عظیم ہے۔

(٦) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مِنَ
الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا
شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُوْنَ ۝ (الروم - ٣١-٣٢)

اور (اے ایمان والو) تم مشرکین میں سے نہ ہو جانا (یعنی) اُن لوگوں میں سے نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور ہو گئے فرقے فرقے۔ تمام فرقے جو کچھ اُن کے پاس ہے اسی میں مگن ہیں۔

(٧) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

إِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا
شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ
(الانعام - ١٥٩)

جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور ہو گئے فرقے فرقے (اے رسول) آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔

ان تمام قرآنی آیات سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو گئی کہ صرف اسلام ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ دین ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں پوری کی ہیں لہٰذا دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی فرقہ وارانہ مذہب ہرگز قبول نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین اسلام کے بالکل برعکس فرقہ پرستی دین اسلام میں ناپسندیدہ، حرام اور شرک جیسے گناہ عظیم کے مترادف ہے۔ فرقہ پرستی اللہ تعالیٰ کے عذاب عظیم کا باعث ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں اپنے رسول کو فرقہ پرستوں سے مکمل طور پر بے تعلق اپنے

کی ہدایت کی ہے۔

مندرجہ بالا قرآنی آیات کے ذریعہ یہ بات ناقابل تردید طور پر ثابت ہوگئی کہ اسلام اور فرقہ پرستی حق اور باطل کے دو متضاد راستے ہیں۔ اسلام حق پرستوں کے لئے باعث نجات ہے اور فرقہ پرستی باطل پرستوں کے لئے باعث عذاب ہے۔

۳۔ حق پرستی یعنی اسلام کے شرعی اصول

حق پرستی یعنی اسلام کے بنیادی شرعی اصول جو کہ قرآنی آیات اور صحیح احادیث نبوی سے ثابت ہیں۔ مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) حق پرستی کا پہلا شرعی اصول یہ ہے کہ

دین اسلام میں ہر قسم کی بدعت گمراہی ہے جو کہ صحیح حدیث نبوی "كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" (صحیح مسلم) سے ثابت ہے یعنی دین اسلام میں بدعت کی دونوں قسمیں (یعنی بدعت سیئہ اور بدعت حسنہ) گمراہی اور حرام ہیں۔

(۲) حق پرستی کا دوسرا شرعی اصول یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے کلمات ہرگز تبدیل نہیں ہو سکتے جو کہ قرآنی آیت "لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ" (یونس۔ ۶۴) سے ثابت ہے یعنی دین اسلام میں اللہ تعالیٰ کے کلمات میں خواہ وہ قرآن مجید میں ہوں یا حدیث نبوی میں کسی بھی قسم کی تبدیلی جیسے اعرابی تبدیلی، ترتیبی تبدیلی، لفظی تبدیلی اور معنوی تبدیلی وغیرہ انسانوں کے لئے مکمل طور پر حرام اور ممنوع ہیں۔

(۳) حق پرستی کا تیسرا شرعی اصول یہ ہے کہ

دین اسلام میں صرف وحی الٰہی یعنی منزل من اللہ شریعت کی اتباع مشروع ہے جب کہ غیر وحی کی یعنی ایسی کسی چیز کی جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل نہ کی گئی ہو اس کی اتباع ناجائز اور حرام ہے۔

یہ شرعی اصول قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت سے ثابت ہے :-

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ (الاعراف۔ ۳)

پیروی کرو اس چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے نازل کی گئی ہے اور اس کے علاوہ ولیوں کی پیروی نہ کرو۔

(۴) حق پرستی کا چوتھا شرعی اصول یہ ہے کہ

دین اسلام میں ہر نئی بات (یعنی بدعت) جو کہ پہلے اس میں شامل نہیں تھی مردود ہے۔

یہ شرعی اصول مندرجہ ذیل صحیح حدیث نبوی سے ثابت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (صحیح بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالی جو پہلے اس میں شامل نہیں تھی وہ رد ہے"

⑤ حق پرستی کا پانچواں اصول یہ ہے کہ

اللہ کا دین خالص ہے۔

یہ شرعی اصول مندرجہ ذیل قرآنی آیت سے ثابت ہے:۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ	خبردار! اللہ کے لئے ہے دینِ خالص۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے دین میں غیر اللہ کے کلمات، فتوے اور قیاسات کی ملاوٹ ہرگز نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ کا دین یعنی اسلام خالصۃً وحی الٰہی پر مشتمل ہے۔

⑥ حق پرستی کا چھٹا شرعی اصول یہ ہے کہ

اللہ کا دین اسلام ہر لحاظ سے کامل ہے لہٰذا اس میں کسی قسم کا اضافہ نہیں ہوسکتا۔

یہ شرعی اصول مندرجہ ذیل آیت سے ثابت ہے:۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ	آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین
(المآئدہ - ۳)	(یعنی اسلام) کو مکمل کر دیا۔

اللہ کے دین اسلام کے ہر لحاظ سے مکمل ہونے کے بعد اس میں کسی قسم کی بدعت یا مخترعہ قانون کا اضافہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ کے دین کو ناقص اور غیر کامل سمجھنا ہے، لہٰذا اب اللہ تعالیٰ کے دین میں کسی قسم کے اضافہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

⑦ حق پرستی کا ساتواں شرعی اصول یہ ہے کہ

دین اسلام میں حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کا چلتا ہے۔ غیر اللہ کا حکم اسلام میں ناجائز اور حرام ہے۔

یہ شرعی اصول مندرجہ ذیل آیت سے ثابت ہے:۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (یوسف - ۴۰)	حکم (دینا) صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔

⑧ حق پرستی کا آٹھواں شرعی اصول یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے حکم میں کوئی اور شریک نہیں ہوسکتا۔

یہ شرعی اصول قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت سے ثابت ہے:۔

وَلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝	اور (اے لوگو) اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک
(الکہف - ۲۶)	نہیں کرتا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام شریعت میں کوئی اور اپنے خود ساختہ احکام کے ذریعہ ہرگز شریک نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکام شریعت میں غیر اللہ کے احکام کو شریک کرتا ہے تو ایسا شخص یقیناً قرآنی آیت کے مطابق مشرک ہے۔

⑨ حق پرستی کا نواں اصول یہ ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو احکام شریعت دیں انہیں اختیار کیا جائے (یعنی ان پر عمل کیا جائے) اور جن باتوں سے روکیں ان سے باز رہا جائے یہی صحیح معنی میں اسلام ہے۔

یہ شرعی اصول مندرجہ ذیل قرآنی آیت سے ثابت ہے:۔

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (الحشر - ٧)

اور وہ اے ایمان والو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو (احکام شریعت) دیں انہیں لے لو اور جن باتوں سے روکیں ان سے باز رہو۔

دین اسلام تو درحقیقت یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو احکام دیں ان پر خلوص دل سے عمل کیا جائے اور جن باتوں سے روکیں ان سے مکمل طور پر باز رہا جائے۔

(١٠) حق پرستی کا دسواں اصول یہ ہے کہ

صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کافروں پر سخت رہا جائے اور مومنین پر نرم رہا جائے یعنی مومنین کو آپس میں ایک دوسرے سے محبت اور خلوص رکھنا چاہیئے۔

یہ شرعی اصول مندرجہ ذیل قرآنی آیت سے ثابت ہے:۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (الفتح - ٢٩)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے ساتھی ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں ایک دوسرے پر بہت مہربان ہیں۔

اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ مومنین کو آپس میں محبت سے رہنا چاہیئے اور ایک دوسرے سے بغض وعداوت نہیں رکھنا چاہیئے۔

(١١) حق پرستی کا گیارہواں اصول یہ ہے کہ

حق پرستوں کے اہم دنیوی امور باہمی صلاح ومشورے کے بعد طے کئے جائیں۔

یہ شرعی اصول مندرجہ ذیل قرآنی آیت سے ثابت ہے:۔

وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ (الشوریٰ - ٣٨)

اور (حق پرستوں) کے دنیوی امور باہمی مشورے (کے بعد) طے ہوتے ہیں۔

شورائیت کے نتیجہ میں حق پرستوں کے درمیان باہمی اتفاق واتحاد برقرار رہتا ہے۔ اسلام میں شورائیت مشروع ہے جب کہ آمریت اور جمہوریت ناجائز اور حرام ہے۔ شورائیت میں حق پرست صرف احکام الٰہی کے پابند ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف آمریت یا جمہوریت میں لوگ احکام الٰہی کے بجائے اپنے نفس یا عوام کی مرضی کے پابند ہوتے ہیں۔

(١٢) حق پرستی کا بارہواں اصول یہ ہے کہ

کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔ یہ شرعی اصول مندرجہ ذیل صحیح حدیث نبوی سے ثابت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ (صحیح مسلم۔ کتاب الجنة باب الصفات التی یعرف بہا فی الدنیا اهل الجنة واهل النار جزء ٢ ص ٥٤٣)

اللہ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ تواضع اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔

(۱۳) حق پرستی کا تیرھواں شرعی اصول یہ ہے کہ

"جب حق پرستوں میں کوئی اختلاف ہو جائے تو وہ اللہ اور رسول کے احکام کے مطابق اپنے اس اختلاف کو دور کریں۔"

یہ شرعی اصول مندرجہ ذیل قرآنی آیت سے ثابت ہے:۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔ (النساء۔ ۵۹)

اگر تم (یعنی حق پرستوں) میں (کسی معاملہ) میں کوئی اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول (کے احکام) کی طرف لوٹاؤ۔

دین اسلام میں حق پرستوں کے باہمی تنازعہ کے حل کا واحد پر امن شرعی طریقہ یہی ہے کہ وہ صرف اللہ اور رسول کے احکام کے مطابق اپنے تنازعہ کا فیصلہ کر لیں۔ کیونکہ تنازعہ کے حل کے لئے جب حق پرستی کے بجائے انا پرستی کی راہ اختیار کی جائے تو تنازعہ حل ہونے کے بجائے باہمی فساد کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

(۱۴) حق پرستی کا چودھواں شرعی اصول یہ ہے کہ

"دین اسلام میں قرآن مجید کی تشریح کرنا صرف اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے غیر اللہ کا کام نہیں ہے کہ وہ خود اپنی طرف سے قرآن مجید کی تشریح کرے۔"

یہ شرعی اصول مندرجہ ذیل قرآنی آیت سے ثابت ہے:۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ (القیٰمۃ ۱۹) پھر اس کی تشریح کرنا ہمارے ذمہ ہے۔

یعنی دین اسلام میں قرآن مجید کی صرف وہی تشریح اور توضیح صحیح ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے کی ہے۔ قرآن مجید کی ایسی تشریح جو اللہ کے علاوہ کسی اور نے اللہ کی طرف سے کی گئی تشریح کو چھوڑ کر خود اپنی رائے سے کی ہو وہ ہرگز قابل قبول نہیں لہٰذا غیر اللہ کی طرف سے کی گئی تشریح کی پیروی دین اسلام میں ناجائز اور حرام ہے۔

(۱۵) حق پرستی کا پندرھواں شرعی اصول یہ ہے کہ

"دین اسلام میں شریعت سازی صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے غیر اللہ کا کام نہیں۔"

یہ شرعی اصول مندرجہ ذیل قرآنی آیت سے ثابت ہے:۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ۔ (سورۃ الشوریٰ۔ ۱۳)

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین کی شریعت بنائی۔

یعنی دین اسلام میں شریعت سازی کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے اللہ کے علاوہ کسی کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ دین اسلام میں کسی بھی قسم کی شریعت سازی کرے غیر اللہ کی طرف سے کی گئی تمام شریعت سازی نہ صرف ناجائز اور حرام ہے بلکہ شرک جیسا گناہ عظیم ہے۔

(۱۶) حق پرستی کا سولھواں شرعی اصول یہ ہے کہ

"دین اسلام میں صرف اللہ کی نازل کردہ احکام کے ذریعے فیصلہ کرنا ضروری ہے غیر اللہ کے احکام کے ذریعے فیصلہ کرنا ناجائز، حرام بلکہ شرک ہے۔"

یہ شرعی اصول مندرجہ ذیل قرآنی آیت سے ثابت ہے۔

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ — (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان کے درمیان اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ کریں۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر ۴۸)

یعنی دین اسلام میں اللہ کے نازل کردہ احکام شریعت کے مطابق کئے گئے تمام شرعی فیصلے واجب العمل ہیں غیر اللہ کے احکام کے ذریعے کئے گئے تمام فیصلے اور فتوے ناجائز اور شرک ہیں۔

(۱۷) حق پرستی کا سترھواں شرعی اصول یہ ہے کہ

" دین اسلام میں صرف جماعت المسلمین اور اسکے امیر سے وابستگی جائز بلکہ لازمی ہے جماعت المسلمین اور اس کے امیر کے علاوہ تمام فرقہ وارانہ جماعتوں اور انکے امراء سے کسی بھی قسم کی دینی وابستگی ناجائز اور حرام ہے۔"

یہ شرعی اصول مندرجہ ذیل صحیح حدیث نبوی سے ثابت ہے۔

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ — (رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جماعت المسلمین اور اس کے امیر سے لازمی طور پر وابستہ رہنا۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا۔ — تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

یعنی دین اسلام میں صرف جماعت المسلمین اور انکے امیر سے وابستگی ضروری ہے جماعت المسلمین اور اسکے امیر کے علاوہ تمام فرقہ وارانہ گروہوں اور انکے امراء سے عمر بھر کسی بھی قسم کی وابستگی ناجائز اور حرام ہے۔

(۱۸) حق پرستی کا اٹھارواں شرعی اصول یہ ہے کہ

" جو (لوگ) اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے ہیں وہ (لوگ) کافر ہیں "

یہ شرعی اصول مندرجہ ذیل قرآنی آیت سے ثابت ہے

وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكٰفِرُونَ ۞ (المائدہ ۴۴) — جو (لوگ) اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ (لوگ) کافر ہیں۔

یعنی دین اسلام میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ واضح شرعی احکام کو چھوڑ کر غیر اللہ کے بدعتی احکام کے ذریعے فیصلے کریں وہ لوگ کافر ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عبدالمجید

فرقہ وارانہ مذاہب والوں سے اہم سوالات

ایمان والوں کا نام



① اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (حج ۷۸)

(اے ایمان والو) اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے۔

ایمان والوں کا نام رکھ کر اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو حکم دیا۔

وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

(آل عمران - ۱۰۲، ۱۰۳)

اور (اے ایمان والو) تمہیں ہرگز موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو (یعنی ہر وقت مسلم رہو معلوم نہیں موت کب آجائے) اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی (یعنی قرآن و سنت) کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے فرقے نہ بنو۔

اللہ تعالیٰ نے تو ایمان والوں کا نام مسلم رکھ کر حکم فرما دیا تھا کہ اے ایمان والو مرتے دم تک مسلم بن کر رہنا اکٹھے رہنا اور فرقے فرقے نہ بننا تو پھر آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے نام مسلمین کے بجائے اہلحدیث، اہل قرآن، اہل سنت، دیوبندی، بریلوی، خارجی، شیعہ، سنی، وہابی، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، نقشبندی، سہروردی، چشتی، قادری وغیرہ ان فرقہ وارانہ ناموں کی ایجاد کیوں کرلی؟ کیا اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام کافی نہ تھا؟ کیا ان ناموں کا کوئی فرقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا؟ اگر تھا تو قرآن مجید اور حدیث نبوی سے ثبوت دیں۔ اگر ثبوت نہیں دے سکتے اور ہرگز نہیں دے سکتے تو پھر ہماری سب فرقوں سے خیر خواہانہ گزارش ہے کہ اپنے فرقہ وارانہ نام چھوڑ کر مسلم نام رکھ لیں اور مرتے دم تک مسلم بن کر رہیں۔

ایمان والوں کی جماعت

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

جماعت المسلمین کو لازم پکڑنا۔

اور اسی حدیث میں آگے ہے۔ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا (صحیح بخاری کتاب الفتن و صحیح مسلم کتاب الامارۃ عن حذیفہؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جماعت المسلمین میں شامل ہونے کا حکم فرمایا تھا تو پھر اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی جماعت المسلمین کو چھوڑ کر جماعت اہلحدیث، جماعت غرباء اہلحدیث، جمعیت اہلحدیث، مسعود اہلحدیث، روپڑی اہلحدیث، شبان اہلحدیث، غزنوی اہلحدیث، نوجوان اہلحدیث، انجمن اہلحدیث، جماعت اہل سنت والجماعت، جماعت اسلامی اور شیعہ وغیرہ یہ مختلف جماعتیں کیوں بنائی گئیں۔ کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی جماعت، جماعت المسلمین کافی نہ تھی۔ کیا ان ناموں کی کوئی جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی؟ اگر تھی تو ثبوت دیں۔ ہمارا یہ چیلنج ہے کہ قیامت تک یہ فرقے اپنی فرقہ وارانہ جماعت کا ثبوت قرآن مجید اور حدیث نبوی سے نہیں دے سکتے تو پھر ہماری تمام فرقوں کو دعوت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ کے مطابق جماعت المسلمین میں شامل ہو جائیں اور فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ

محکمًا کے حکم کے مطابق سب فرقوں سے علیحدہ ہو جائیں۔

ایمان والوں کا دین

(۳) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران ۱۹) بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے دوسری جگہ فرمایا وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (مائدہ ۳) میں نے تمہارے لئے جس دین کو پسند کیا وہ اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے ماننے والوں کے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا تھا، آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے دین اسلام کے مقابلے میں مذہب اہلحدیث، مذہب حنفی، مذہب شافعی، مذہب مالکی، مذہب حنبلی، مذہب شیعہ، مذہب سُنّی، مذہب وہابی وغیرہ کیوں بنا ڈالے؟

کیا اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا دین، دین اسلام کافی نہ تھا! ہماری تمام فرقوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مذہبوں کا قرآن مجید اور حدیث نبوی سے ثبوت دیں۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ فرقوں والے کبھی بھی اپنے مذہبوں کا ثبوت قرآن مجید یا حدیث نبوی سے نہیں دے سکتے تو پھر ہماری تمام فرقوں سے خیر خواہانہ گزارش ہے کہ یہ بناوٹی مذاہب چھوڑ کر صرف اور صرف دین اسلام قبول کر لیں جو کہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے۔

ایمان والوں کی کتاب

(۴) اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ (اعراف ۳) اس چیز کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ۔ ترجمہ:۔ دیا گیا مجھ کو قرآن اور مثل اس کے اس کے ساتھ (ابو داؤد، دارمی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ باب الاعتصام الفصل الثانی عن مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ وسندہ صحیح التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دو چیزیں ملی ہیں ایک قرآن مجید دوسری قرآن مجید کے مثل۔ دوسری چیز کیا ہے جسے آپ نے قرآن مجید کے مثل فرمایا ہے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَآ اِنِ
اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا کِتَابَ
اللّٰہِ وَسُنَّۃَ نَبِیِّہٖ

اے لوگو میں تم میں ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے
اسے مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے (وہ چیز)
اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ہے۔

(رواہ الحاکم فی کتاب العلم۔ المستدرک جزء اول ص ۹۳ وسندہ حسن۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء اول ص [illegible]) ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کے مطابق صرف قرآن مجید اور حدیث نبوی کی پیروی کی جائے کیونکہ قرآن مجید اور حدیث نبوی ہی رب کی طرف سے نازل شدہ ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ داعیان اسلام نے قرآن مجید اور حدیث نبوی کے ساتھ فتاویٰ اہلحدیث، فقہ حنفی، فقہ شافعی، فقہ مالکی، فقہ حنبلی، فقہ جعفری وغیرہ وغیرہ کی ملاوٹ کیوں کر ڈالی؟ کیا قرآن مجید اور حدیث نبوی کے علاوہ کوئی تیسری چیز رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے؟ اگر ہوئی ہے تو ثبوت دیں۔ اگر ثبوت نہیں دے سکتے اور ہرگز نہیں دے سکتے تو پھر جماعت المسلمین کی تمام فرقوں سے خیر خواہانہ گزارش ہے کہ تمام فرقے صرف قرآن مجید اور حدیث نبوی کی پیروی کریں جو کہ رب کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ اور جس کی پیروی کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا ہماری اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب فرقوں کو حق بات سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت المسلمین
(شارع مسلم شہداد کوٹ)

(تدبر و تفکر)
محمد یوسف

"ڈاکٹر اسرار احمد"
اور اُن کا فلسفۂ دعوت الی اللہ

ماہنامہ میثاق شمارہ مئی ۱۹۸۶ء میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا ایک مضمون "حق عظیم" نظر سے گزرا اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن عظیم کی نشر و اشاعت کے سلسلے میں ان کی خدمات قابلِ تحسین ہیں لیکن یہ پڑھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب فہم قرآن کے باوجود ابھی تک حنفی مقلد ہیں، لہٰذا وہ اسی حصار کے اندر رہ کر سوچتے ہیں ان کی دعوت مگر اس حصار کو توڑنے سے گریزاں ہے۔ قولاً وہ مذہب پرستی اور فرقہ پرستی کے خلاف ہیں لیکن عملاً وہ اس کے برعکس ہیں کم از کم ڈاکٹر صاحب جیسے عالم دین کو قول و فعل کا یہ تضاد زیب نہیں دیتا۔

اس مضمون میں ان سے بعض غلط فہمیاں سرزد ہو گئی ہیں جن کا ازالہ ضروری ہے۔

غلط فہمی

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:۔

اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْہِ — دین کو قائم کرو اور اس کے بارے میں تفرقہ میں مبتلا نہ ہو۔

اقامتِ دین یہ ہے کہ اس زمین پر انسان کی خودمختاری اور آزادی کے دائرے کے اندر اللہ تعالیٰ کے احکام اس کے اوامر و نواہی نافذ ہوں انفرادی سطح پر بھی اور اجتماعی سطح پر بھی۔ اجتماعی نظام پر اسی کی حکومت قائم ہو اس کو ہم اقامت دین کہتے ہیں اسی کو حکومت الٰہیہ کہتے ہیں (میثاق ص ۵۱)

ازالہ

اسلام کے معنے طاعت و فرمانبرداری کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَلَہٗٓ اَسْلِمُوْا — تمہارا الٰہ صرف ایک ہے لہٰذا صرف اسی کے لئے اسلام لاؤ یعنی صرف اُسی کی فرمانبرداری کرو۔
(سورۃ الحج آیت ۳۴)

اسلام کے معنے سپرد کر دینے کے بھی ہیں جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے تو گویا وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے اب وہ اپنی خواہشات پر نہیں چلتا بلکہ اُس کی تمام حرکات و سکنات اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہوتی ہیں نہ آزاد و خودمختار نہیں ہوتا بلکہ احکام الٰہی کا پابند ہوتا ہے اس کا تو پھر یہ قول ہوتا ہے۔

مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ — میری زندگی اور میری موت سب اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔
(سورۃ انعام ۱۶۳)

نہ معلوم ڈاکٹر صاحب کس قسم کی خودمختاری و آزادی چاہتے ہیں۔ اگر ان کا اشارہ نفسی آزادیاں ہیں تو بات سمجھ سے بالاتر ہے اس طرح انفرادی و اجتماعی سطح پر کس طرح حکومت الٰہیہ قائم ہوگی اور یہ خواب کس طرح شرمندۂ تعبیر ہو سکے گا۔

حکم الٰہی تو یہ ہے کہ دین قائم کرو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔

لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک میں دین اسلام کو قائم کرنے کی بات تو رہی ایک طرف قوم اس تفرقہ میں مبتلا کر دی گئی ہے کہ یہاں کون سی فقہ نافذ کی جائے۔

جس بات سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا آج ہر فرقہ اسی بات میں مگن ہے۔

اب دین کے نفاذ کی بات خود مختاری اور آزادی کے دائرے میں رہ کر کی جائے تو حکومت الٰہیہ کس طرح ہوگی ڈاکٹر صاحب اس کی وضاحت فرمائیے۔ بہرحال یہ خود مختاری اور آزادی آج ہمیں مختلف مذاہبی دائروں کی شکل میں نظر آتی ہے۔ ہر مذہب اسی دائرے کے اندر رہ کر سوچتا ہے۔

غلط فہمی | دعوت الی اللہ مؤثر نہیں ہوگی جب تک داعی کی اپنی زندگی میں اخلاق حسنہ اور اخلاق عالیہ کا منظر لوگوں کو نظر نہ آئے دوسری دعوتوں کو لے کر کھڑے ہونے والوں کو لوگ نظر انداز کر سکتے ہیں، معاف کر سکتے ہیں۔ اشتراکیت کی دعوت کا پرچار کرنے والوں کے اخلاق و معاملات کی طرف لوگوں کی نگاہ نہیں اٹھے گی۔

لیکن جو اللہ کی طرف بلانے کا داعیہ لے کر اٹھے داعی الی اللہ بن کر سامنے آئے تو اچھی طرح جان لیجئے کہ اس کی سیرت و کردار اور اس کے اخلاق و معاملات پر لوگوں کی تنقیدی نگاہیں پڑ کر رہیں گی۔ (میثاق ۵۵ء)

ازالہ | ہم ڈاکٹر صاحب کی مندرجہ بالا تمام باتوں سے متفق ہیں داعی الی اللہ کے لئے اخلاق حسنہ، سیرت و کردار کے تمام لوازمات بھی ..... نہایت ضروری ہیں لیکن کاش کہ وہ تمام لوازمات کے ساتھ ساتھ توحید کی اساس کا بھی ذکر فرماتے کہ ایک داعی الی اللہ کے لئے جو بنیادی چوٹی کی بات عقیدے کی بنیاد ہے۔ شرک کی تمام لوازمات کو ملحوظ رکھے بغیر ایک داعی میں اگر وہ تمام صفات عالیہ موجود بھی ہوں جو آپ نے ارشاد فرمائی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کیا حیثیت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق فرقہ بندی حرام ہے اور تقلید شرک ہے، کیا ان دونوں (کفر و شرک) کی موجودگی میں دعوت الی اللہ مؤثر ہو سکتی ہے؟

اگر آپ کا آخری پیرا گراف اس طرح ہوتا کہ جو شخص داعی اللہ بن کر سامنے آئے تو وہ اچھی طرح جان لے کہ اس کی سیرت و کردار و اخلاق حسنہ بھی نظر انداز کر دئے جائیں گے لیکن اگر اس میں شرک کے جراثیم پائے گئے تو باوجود تمام صفاتی خوبیوں کے لوگوں کی تنقیدی نگاہیں پڑ کر رہیں گی۔ شرک کی موجودگی میں تمام اعمال صالحہ بیکار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (انعام ۸۲)

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کی تو ایسے لوگوں کے لئے امن ہے اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ وَاَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے ظلم نہ کیا ہو (یعنی گناہ نہ کیا ہو)

ان کے اس سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی :-

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

بے شک شرک ظلم عظیم ہے (صحیح بخاری تفسیر سورۂ انعام) اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایمان میں بھی شرک کی ملاوٹ ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ ارشاد فرماتا ہے :-

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ○ (یوسف ۱۰۶)

ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہوتے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ کلمہ گو بھی مشرک ہو سکتے ہیں۔ بدقسمتی سے تمام مذاہبی مکاتب فکر کے علماء اصل بنیاد کو نظر انداز کر کے صرف عمل پر زور دیتے ہیں۔

ہم ڈاکٹر صاحب سے دوبارہ عرض کرتے ہیں کہ اعمال صالحہ کوئی چیز نہیں اگر ایمان خالص نہ ہو۔

غلط فہمی دعوت تبلیغ کے منصب پر جو لوگ فائز ہو جائیں جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ توفیق مل جائے جو بہت ہی اعلیٰ توفیق ہے جس کو بھی پروردگار کی طرف سے اس کی ارزانی ہوا اس پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے۔
ایسے شخص کو یہ بات جان لینی چاہیئے کہ وہ دعوت اسلام کی دے (میثاق ص۳۰)

ازالہ تقلید شرک ہے لہٰذا اس شرک عظیم کی موجودگی میں کوئی داعی خالص اسلام کی دعوت نہیں دے سکتا۔ البتہ ملاوٹی اسلام کی دعوت دے سکتا ہے آباء کی تقلید اور علماء کی تقلید میں خالص اسلام کی دعوت کیسے دی جا سکتی ہے یہ بات بڑی حیران کن ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

(۱) وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا (کہف ۲۶)
اور اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

(۲) أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ (الشوریٰ ۲۱)
کیا انہوں نے (اللہ تعالیٰ کے) شریک بنا رکھے ہیں جنہوں نے ان کے لئے دین کی شریعت بنائی ہے حالانکہ اللہ نے اس شریعت سازی کی ان کو اجازت نہیں دی۔

(۳) اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ (توبہ ۳۱)
اہل کتاب نے اپنے علماء اور پیروں کو اللہ کے علاوہ اپنا رب بنا رکھا ہے۔

(۴) إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ مُقْتَدُونَ (زخرف ۲۳)
ہم نے اپنے آباء و اجداد کو ایک خاص طریقہ پر پایا ہے اور ہم تو بس انہی کے قدم بقدم چلیں گے۔

ان آیات کی روشنی میں فرقہ وارانہ مذاہب کا حال دیکھ لیجئے آباء پرستی، علماء پرستی اور پیر پرستی موجود ہے۔
تقلید جو کہ خیر القرون میں نہیں تھی اسے واجب کر لیا گیا ایسی صورت میں ڈاکٹر صاحب انصافاً بتلائیے کہ یہ اسلام کی دعوت ہوگی یا کچھ اور............

غلط فہمی اسلام کے ان بنیادی امور (FUNDAMENTALS) کی دعوت دے جو سب کے نزدیک مشترک اور متفق علیہ ہیں جن میں کوئی اختلاف نہیں ہمارے مابین جو بھی فقہی اختلافات ہیں یا کلامی تعبیرات کے اعتبار سے کچھ اونچ نیچ ہو گئی ہے ان میں انیس بیس کا فرق ہے اس سے زائد نہیں، لیکن اس فرق ہی کو اور ان فقہی اختلافات کو ہی ہوا دی جاتی رہی تو ان کی اہمیت بڑھتی چلی جائے گی۔ امت فرقوں اور گروہوں میں تقسیم در تقسیم ہوتی چلی جائے گی۔ (میثاق ص۳۰)

ازالہ ہمیں ڈاکٹر صاحب سے حسن ظن تھا کہ موصوف دیگر علماء کی طرح حقائق سے چشم پوشی نہیں کریں گے کتمان حق کی اس حیرت انگیز مثال سے ڈاکٹر موصوف بھی ان لوگوں کے زمرے میں آ گئے جو بھلا دیتے آیات کریمہ، آخرت کے بدلے دنیا خریدنے کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ اندیشہ بھی خوب ہے کہ امت فرقوں اور گروہوں میں تقسیم در تقسیم ہوتی چلی جائے گی غالباً انکے ہاں امت فرقوں اور گروہوں میں تقسیم نہیں ہوئی بلکہ آئندہ ہو جانے کا خدشہ لاحق ہے یہ اگر ان فقہی اختلافات کو ہوا دی جاتی رہی جن میں انیس بیس کا فرق ہے" ڈاکٹر صاحب کے اس قول کی روشنی میں ہم قارئین کرام کے سامنے ان فرقہ وارانہ مذاہب میں جو حلال و حرام کا فرق ہے پیش کرتے ہیں جسے ڈاکٹر صاحب انیس بیس کا فرق سمجھتے ہیں۔
امید ہے کہ وہ اس حلال و حرام کی فہرست پر نظر ڈال کر اپنے موقف پر نظر ثانی کریں گے۔

چاروں اماموں کے اقوال میں حرام و حلال کا فرق

ا : دار الحرب میں کافر سے سود کا لین دین کرنا حنفی مذہب میں حلال اور دوسرے مذاہب میں حرام۔
ب : حیوان کی بیع سلم حنفی مذہب میں حرام، دیگر میں حلال۔

ج: دریائی مچھلی کے علاوہ حنفی مذہب میں حرام واقع ہو جاتا ہے دوسرے مذاہب میں حرام واقع نہیں ہوتی۔

د: بجو، گوہ، گھوڑا، جھینگا، مردہ مچھلی جو پانی پر تیرے، حنفی مذہب میں حرام اور دوسرے مذاہب میں حلال۔

ر: ہبہ کی ہوئی چیز حنفی مذہب میں اولاد سے واپس لی جا سکتی ہے دوسرے مذاہب میں نہیں لی جا سکتی۔

س: تعلیم قرآن کی اجرت حنفی مذہب میں حرام اور دوسروں میں حلال۔

ص: ران کھولنا حنفی مذہب میں حرام حنبلی مذہب میں حلال۔

ط: مس ذکر سے وضو حنفی مذہب میں نہیں ٹوٹتا شافعی میں ٹوٹ جاتا ہے۔

ع: طواف کرنے کے لئے حنفی مذہب میں طہارت شرط نہیں شافعی اور حنبلی مذہب میں شرط ہے۔

ف: زکوٰۃ الفطر حنفی مذہب میں کافر غلام کی طرف سے بھی ادا کرنا فرض ہے شافعی میں فرض نہیں۔

ق: بغیر ولی کے نکاح حنفی مذہب میں جائز ہے شافعی میں باطل۔

غرض یہ کہ حلال و حرام کا فرق کبھی سنت نہیں ہو سکتا۔

قارئین کرام ان فرقہ وارانہ مذاہب میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے کی تفصیل بڑی طویل ہے۔ بہرحال اس مختصر لیکن ٹھوس جائزے میں جن بنیادی امور کا ذکر کیا گیا ہے وہ معمولی فرق نہیں جسے آنکھ بند کر کے انیس[19] بیس[20] کا فرق کہہ دیا جائے۔

اس ضمن میں ضروری ہے کہ امام فخرالدین رازی کے شیخ کے الفاظ کا ترجمہ بھی نقل کر دیا جائے۔ فرماتے ہیں:۔

میں نے مقلد فقہاء کی ایک جماعت کا مشاہدہ کیا ہے میں نے بعض مسائل کے سلسلہ میں ان کو قرآن مجید کی بہت سی آیتیں پڑھ کر سنائیں جو ان کے مذاہب ان آیات کے خلاف تھے ان لوگوں نے ان آیات کو قبول نہیں کیا بلکہ ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کی اور تعجب اور حیرانی سے میری طرف دیکھتے رہے جس کا مطلب (ان کے نزدیک) یہ تھا کہ ان آیات کے ظاہری معنوں میں کیسے عمل کیا جا سکتا ہے حالانکہ ہمارے سلف کا قول ان کے خلاف واقع ہوا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۴ ص ۴۳۶ تفسیر سورۃ التوبہ تفسیر الآیۃ اتخذوا احبارھم ورھبانھم)

غلط فہمی | گزارش یہ ہونی چاہیئے کہ دعوت خالصتاً اسلام کی ہو کسی فقہی مسلک و مکتب فکر کی نہ ہو۔ (میثاق ص ۱۱)

ازالہ | اس کا تفصیلی جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔ بہرحال جماعت المسلمین نہ کسی فرقہ وارانہ مذہب میں شامل ہے نہ کسی فقہ کی پابند ہے نہ ہی قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے علاوہ کسی تیسری چیز کو حجت شرعیہ سمجھتی ہے۔

وہ خالصتاً اسلام پر عمل پیرا ہے اور اسی کی دعوت دے رہی ہے آپ بھی فرمانِ نبوی ﷺ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا کے مطابق تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جائیے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اور تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ کی تعمیل میں جماعت المسلمین سے وابستہ ہو جائیے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

فرقہ بندی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اور یقیناً اسے ہر شخص ناپسند کرے گا، لیکن اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ وہی شخص جو فرقہ بندی مذہب و مسلک اور فقہی موشگافیوں سے بیزار ہے کیوں ان موجودہ فرقوں سے الگ نہیں ہوتا اسے کیا کہا جائے کیا یہ قول و فعل کا تضاد نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝	اے اہل ایمان وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں یہ بات اللہ کے غضب کو بھڑکانے والی ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم کرتے نہیں ہو۔

(الصف ۲-۳)

ڈاکٹر صاحب اپنے مضمون کے آخر میں ایک سوال کے جواب میں بڑی خوبصورتی سے کچھ حقائق بیان کر گئے ہیں اس بیان کی روشنی میں وہ جماعت المسلمین کے قریب آ گئے ہیں فرماتے ہیں "ایک ہے الشرک طرف بلانا اس کی خالص توحید کے ساتھ ویسے یہودیت، عیسائیت یا دنیا میں جو دوسرے مذاہب ہیں وہ بھی اپنے اپنے دور میں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف اور توحید باری تعالیٰ ہی کی طرف بلانے والے مذاہب

تھے لیکن ہوا یہ کہ سب میں بعد میں شرک کی آمیزش و آلائش شامل ہو گئیں مثلاً عیسائیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ تثلیث کا عقیدہ ہے۔ ایک میں تین، تین میں ایک پھر ان کے ہاں سرے سے کوئی شریعت موجود ہی نہیں تو حلال و حرام کی قیود مفقود ہو گئیں۔ اسی طرح یہودیت میں بھی شریعت میں اتنی تحریفات ہو گئیں کہ اس کا حلیہ ہی بالکل تبدیل ہو گیا۔ یہی حال بلکہ اس سے بھی بدتر حال دوسرے مذاہب کا ہوا۔"

(میثاق ص۱۶)

ازالہ کتاب و سنت کے دعوے دار موجودہ مذاہب میں بھی شرک کی آمیزش و آلائش شامل ہو چکی ہے۔ ان میں بھی (جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا) حلال و حرام کی حدود و قیود مفقود ہو گئیں ان میں یہودیت کی طرح شریعت میں اس قدر تحریفات ہو گئیں کہ اصل اسلام مسخ ہو کر رہ گیا ہر فرقہ کل حزب بما لدیہم فرحون کا مصداق بن کر رہ گیا ہے۔ عقائد کو چھوڑ کر عمل میں قُل، تیجہ، صدقات، خیرات وایصال ثواب وغیر مسنون اوراد و اذکار کو ہی دین سمجھ لیا گیا ہے افسوس کہ ڈاکٹر صاحب اصل مرض کو جانتے ہوئے ان تمام خرابیوں کو محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ اسی کے منہ میں کرخالص اسلام کی بات کرتے ہیں کیا یہ کوئی اہل عقل تسلیم کرے گا۔ شاہ ولی اللہ دہلوی جن کا ذکر ڈاکٹر صاحب بار بار کرتے ہیں کیا خوب فرماتے ہیں۔

اگر یہودیوں کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہو تو علماء سوء (کو دیکھو) جو دنیا کے طالب سلف کی تقلید کے خوگر کتاب و سنت سے روگردانی کرنے والے کسی ایک عالم کے (قیاس اجتہاد اور) استحسان کو مستند سمجھنے والے شارع معصوم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی احادیث سے بے نیاز اور گھڑی ہوئی احادیث اور بگاڑ پیدا کرنے والی کتابوں کو پیشوا بنانے والے ان کا نقشہ کر دگویا کر رہے ہیں۔

(فوزالکبیر باب اوّل فصل اوّل)

ہماری گواہی تو شاید آپ تسلیم نہ کریں لیکن شاہ ولی اللہ صاحب کی گواہی تو آپ ضرور تسلیم کریں گے اس گواہی کی روشنی میں ان فرقوں پر تبصرہ فرمایئے۔

دُعاء

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ	اے اللہ! تو میرے دین کی اصلاح فرما جو میرے ہر کام کی حفاظت کرنے والی چیز ہے۔
وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ	اور میری دنیا کی اصلاح فرما دے جس سے میری معاش متعلق ہے۔
وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیْ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ	اور میری آخرت کو ٹھیک کر دے جہاں مجھے مڑ کر جانا ہے۔
وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ	اور میری زندگی کو میری ہر بھلائی کی زیادتی کا سبب بنا دے۔
وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ	اور موت کو راحت کا سبب بنا دے ہر ایک برائی سے۔

(صحیح مسلم)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٰہی! پھر یہ کعبے کے نگہباں، ایک ہو جاتے

کاشف آفاقی

جہاں میں کاش! سارے ہی مسلماں ایک ہو جاتے!
الٰہی! پھر یہ کعبے کے نگہباں، ایک ہو جاتے!

اصولِ دینِ حق ہے ایک، جن اللہ والوں کا،
وہ تاویلات سے ہو کر گریزاں، ایک ہو جاتے!

جنہیں بیگانہ کر ڈالا ہے، دنیا کی محبت نے!
بہ فیضِ عشقِ محبوبِ رگِ جاں، ایک ہو جاتے!

طریقت کا اندھیرا ہے، فقہ کی گرم بازاری!
سبھی اہلِ تسنّن، اہلِ قرآں، ایک ہو جاتے!

مچا اندھیر گیتی میں کہ مسلم پارہ پارہ ہے!
پھر اِس امّت کے اجزائے پریشاں، ایک ہو جاتے

ہماری پھوٹ نے عالم میں ہم کو دن یہ دکھلائے
کہ باطل آج ہے محشر بداماں... ایک ہو جاتے

کسی کا آخری پیغام دنیا کو سنانا تھا!
مگر ہم آپ ہیں دست و گریباں، ایک ہو جاتے

ہمارا ایک ہو جانا تو ناممکن نہ تھا کاشف!
اگر اے کاش! اہلِ علم و عرفاں، ایک ہو جاتے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی : اللہ تبارک وتعالےٰ	..	اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	..	فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	..	فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	..	فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی : اللہ تعالےٰ سے تعلق	..	دنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی : ایمان باللہ العظیم	..	وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین



JAMAAT-UL-MUSLIMEEN [INDIA]

[Preaching pure and unadulterated Islam]

www.india.aljamaat.org

Flat #204, Saleem Masood Complex,
Nizam Colony, Toli chowki,
Hyderabad – 500 008 (A.P.)
Cell: 9246343676 / 7396620946